© rasailojaraid.com

طبعی - جغرافیہ - تواریخ - وغیرہ) کو خانصاحب نے مزاحم اسلام سمجھا ہے وہ اسلام اسلام کے مزاحم نہین ہین - وباللہ التوفیق -

---

بخدا اسکو ضرور پڑھو

جواب استیشار پر استبشار و استفسار

جن ہمدرد معاونین نے ہمارے استیشار مندرجہ پرچہ کے جواب مین کمال دلسوزی وغمخواری کے ساتھہ ہمکو یہہ مشورہ دیا ہے کہ جس طرح ہوسکے ہم اس پرچہ (اشاعۃ السنۃ) کو جاری رکھین اور لوگون کی بے اعتنائی کو خیال نہ لادین اُن صاحبون کو ہم اس دلسوزی پر شکر گزاری کے ساتھہ مژدہ دیتے ہین کہ جہانتک ہمارا بس چلا قرض سے تقاضے سے - وقت پر - بیوقت کارروائی کے لائق روپیہ ہاتھہ مین آتا رہا ہم اپنی طرف سے رسالہ کو بند نہ کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ -

مگر ساتھہ ہی اسکے ہم ان دلسوز و ہمدرد معاونین سے یہہ استفسار کرتے ہین کہ بے پروا و کم توجہ خریدارون کا ہم کیا علاج کرین - اِن حضرات کی بے توجہی کا یہہ حال ہے کہ لینا دینا تو درکنار اکثر صاحبون نے اِس استیشار کا جواب تک نہین دیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُنہون نے اس استیشار کو نہین پڑہا - پڑہا ہے تو جو اسمین پرچہ بند کرنے کا ارادہ ظاہر کیا گیا تھا اسکو برا نہین سمجھا - اور شاید باقیات ہضم کرنیکی عمدہ سبیل و ذریعہ خیال کرلیا ہو - **یا شاید** یہہ خیال کرلیا ہو کہ جواب دینے والے اور بہت ہونگے ہمارا جواب نہ بھیجا تو کیا ہوا جیسا کہ ارسال زر سے اکثر لوگون کو یہی خیال مانع ہوتا ہے کہ ہمارے دو چار روپیہ نہ پہنچے تو کیا ہوا روپیہ بھیجنے والے ہمارے سوا کے اور تہوڑے ہین ؟ -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہمارے نیک صلاح دینے والے معاونین سے ہم اُن حضرات کا کوئی علاج بتاویں تو ہم اُنکی صلاح پر عمل ہو جانے کی اُمید کر سکیں۔

ہمارے خیال میں اس علاج کی چند صورتیں ہیں جو صاحب خود کوئی علاج نہ بتاویں وہ ان صورتوں سے جنکو پسند کریں اُسکے اختیار کرنے کی اجازت دیں۔

(۱) سنہ ۱۸۸۳ء سے یہہ قاعدہ مقرر کیا جاوے کہ جو خریدار کم سے کم سہ ماہی پیشگی نہ ادا نہ کرے اسکا پرچہ بند کیا جاوے اس قاعدہ کے رو سے جنکے نام سنہ ۱۸۸۲ء کے آخری پرچہ پہنچنے کے بعد بھی کچھہ باقی رہے تو اُنکے نام پرچہ سنہ ۱۸۸۳ء روانہ نہو۔

(۲) ہر سہ ماہی پر بذریعہ خاص خطوط قیمت کا دو دفعہ مطالبہ کیا جاوے اسپر بھی اگر خریدار روپیہ ارسال نہ کریں یا معقول وجہ سے پختہ وعدہ نہ دیں تو تیسری بار اُنکی باقیات کی فہرست بہ تفصیل نام و نشان اشاعۃ السنہ میں چھاپی جاوے۔

(۳) معاونین اشاعۃ السنہ جو اِسکی قدر کرتے ہیں اور اسکی ترقی و قیام چاہتے ہیں اپنی ماہوار کم سے کم **للعہ** کر دیں اگر انکی تعداد مصارف ضروری کے لئے کافی ہو گئی تو بے پرواؤں کی عدم توجہی کی پروا نہ کیجاویگی۔ **پہلے** بھی جو مراتب و درجات خریداروں میں فرق رکہا گیا ہے سو اسی نظر سے ہے کہ مفت پرچہ لینیوالوں یا قیمت نہ دینیوالوں کی کسر اُنمیں نکل آوے انکے روپیہ سے اُن لوگوں کو پرچہ پہنچے ورنہ حجم پرچہ اسقدر نہیں ہے کہ اُسکے عوض ایکروپیہ یا دو روپیہ لئے جاویں مگر اس قاعدہ پر پورا پورا عملدرآمد نہیں ہوتا **جو لوگ** پچاس روپیہ سے اوپر سو سو یا دو دو سو روپیہ تنخواہ پاتے ہیں یا ہزاروں روپیہ کے تجارتیا لگان ہیں کئی انمیں سے ہر ہی ماہوار دیتے ہیں اور ہم اس خیال سے کہ یہہ قاعدہ انکی فیاضی کی اُمید سے (نہ کسی تجارتی اُصول پر) مقرر کیا گیا ہے اسپر کبھی معترض نہیں ہوئے۔ اب جو اس قاعدہ کی تعمیل نہ ہونے سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مطلب فوت ہوتا نظر آیا ہے اسلئے اُن عالی مناسب واہل دول کو جتایا گیا ہے کہ اگر پہلی تجویزین پسند نہون تو اس سوم تجویز کو پسند کرین اور وہ لوگ اپنے درجہ و منصب کے موافق ماہواری دین پہر ہم اُن بے پروا اُن کی بے اعتنائی کی کچھہ پروا نہ کرینگے۔ ان معاونین کے مواضع اقامت کے نام اسلئے لکہتے ہین کہ بہت لوگ اسمین یہی وہی خیال نہ کرین کہ ہمکو نہین کہا گیا اور جگہہ کے لوگون کو کہا گیا ہے۔ ہمنے ہر کی جگہہ روپیہ نہ دیا تو کیا ہوا۔ ہمارے سوا ایکروپیہ ماہوار دینے والے اور کیا کم ہین؟۔

وہ مواضع یہہ ہین ۔ آرہ ضلع سیونی ۔ بہوپال ۔ بنارس ۔ لشاور ۔ جالندھر جمون ۔ جبلپور ۔ حیدرآباد دکن ۔ دھلی ۔ دیرہ دون ۔ سیکاکل ضلع گنجام غازیپور ۔ فتحپور سیکری ۔ ضلع گجرات ۔ لاہور ۔ ملتان ۔ مردان ضلع پشاور ۔ مہدانوان ضلع پٹنہ ۔ ضلع ناگپور ۔ نالہہ ۔ هوشیارپور ۔ هانسی ۔ وغیرہ وغیرہ ۔

بعض مواضع ایسے ہی ہین جہان سے ہر ہی نہین آتے وہانکے اعیان ابتدا سے آجتک مفت پرچہ پاتے ہین ۔ وہ صاحب شاید یہہ سمجہتے ہین کہ ہم مولوی صاحب ہین مفت لینے کے مستحق ہین ۔ **ہمنے یہی مانا** کہ مولوی صاحبون کو اپنی جیب خاص سے ایسے کامون مین دینا جائز یا اولیٰ نہین ہے مگر وہ لوگ اپنے معتقدون اور متقلدون سے بہت کچھہ دلوا سکتے ہین وہ اُنکو ترغیب دیکر تہوڑا تہوڑا چندہ جمع کرانا چاہین تو بجائے ایکروپیہ کے کئی روپیہ ماہوار بہجوا سکتے ہین وہ ایکدن کی ترغیب و وعظ مین وہ کام کر سکتے ہین جو کیمیا گر نہین کر سکتے چنانچہ کہا گیا ہے ۔ آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند ۔ **مگر افسوس** کہ ان صاحبونکو اس ترغیب سے شاید یہہ خیال مانع ہو کہ اگر ہم ایسے کامون کے لئے لوگون کو ترغیب دلا کر روپیہ لینگے تو وہ ہمارے ذاتی حوائج و مصارف کے لئے کبہی پیسہ نہ دینگے شاید یہہ انکی محض بے اعتنائی و بے پروائی ہو ۔ بہرحال جو خیال انکو اس ترغیب سے مانع ہے اچہا نہین ہے اور انکی ترغیب ایسے جمہوری کامون کی اعانت کے لئے توہی تا نیز او حکم اکسیر

© rasailojaraid.com